مذہبی پیشواؤں کا احترام
عقل ونقل کی روشنی میں

خطاب
مفتی احمد اللہ نثار قاسمی
خادم دار العلوم رشیدیہ حیدرآباد

جمع وترتیب
مفتی سید سلمان قاسمی
استاد دار العلوم رشیدیہ مہدی پٹنم حیدرآباد

دار العلوم رشیدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مذہبی پیشواؤں کا احترام
عقل و نقل کی روشنی میں

خطاب

مفتی احمد اللہ نثار قاسمی

ناظم مدرسہ دارالعلوم رشیدیہ مہدی پٹنم حیدرآباد

جمع و ترتیب

مفتی سید سلمان قاسمی

استاد دارالعلوم رشیدیہ مہدی پٹنم حیدرآباد

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	ان کے دلوں میں اس زیادہ دشمنی ہے	۵
۲	اپنی زبان سے فحش گفتگو مت کرو	۵
۳	مذہبی پیشواؤں کو برا کہنا کیسے جائز ہو گا؟	۵
۴	مذہبی یا غیر مذہبی سردار کا اکرام کرو	۵
۵	یہودیوں کے سیاہ کارنامہ	۵
٦	حضرت موسیٰؑ کی فضیلت	٦
۷	کیا ''رام'' اور ''کرشن'' نبی ہیں؟	۷
۸	نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بادشاہوں کو ان کے لقب سے یاد کیا	۸
۹	حضرت صفیہؓ کی خصوصیت	۸
۱۰	بتوں کو گالیاں مت دو	۹
۱۱	نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اغیار کی نظر میں	۱۰
۱۲	۱- مائیکل ہارٹ کی نظر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۱۱
۱۳	۲- ٹامس کارلائل کی نظر میں	۱۱
۱۴	۳- سٹینلے لین پول کی نظر میں	۱۱
۱۵	۴: سٹینلے لین پول	۱۲

۱۶	۵۔یوہاں وولف گینگ گوئٹے	۱۲
۱۷	۶-تھامس کارلائل	۱۲
۱۸	۷۔پیوتر چاادائیو	۱۳
۱۹	۸-رچرڈبیل	۱۳
۲۰	۹-ریمینڈ لیروگریمنڈلیروگ	۱۴
۲۱	۱۰-ڈاکٹرجی ویلڈاکٹرجی ویل کی نظرمیں	۱۴
۲۲	۱۱۔سوامی لکشمن جی	۱۵
۲۳	۱۲-مہاتما گاندھی	۱۶
۲۴	۔ایک ہندو پروفیسر راما کرشناراؤ	۱۶
۲۵	موجودہ صورت حال	۱۶
۲۶	کوئی مسلمان بھی نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کریگا	۱۸
۲۷	اپنی مذہبی تعلیمات کو عام کریں	۱۹
۲۸	چند ملکی قوانین	۱۹
۲۹	چند یورپی قوانین	۲۱
۳۰	گستاخ رسول ﷺ کی سزا قتل ہونی چاہیے؟	۲۱
۳۱	انسانیت کے احترام میں قانون	۲۲
۳۲	فرانس کے صدر کا عمل	۲۲
۳۳	ہر مذہبی پیشواؤں کا احترام لازمی ہے	۲۳

۳۴	امن خراب ہونے کی وجوہات	۲۴
۳۵	جمہوری ملک میں آزادی رائے کا مطلب؟	۲۵
۳۶	حقوق انسانی کی تنظیمیں	۲۵
۳۷	نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے بھی نبی ہیں	۲۶
۳۸	مسلمانوں کی ذمہ داریاں	۲۶

الحمد اللہ نحمدہ نستعینہ و نستغفرہ و نومن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیا اعمالنا من یھدی اللہ فلا مضل اللہ لہ و من یضل اللہ فلا ھادی لہ و نشھد ان لا الہ الا اللہ و نشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ، اما بعد:

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم:

اِنَّـآ اَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيـرًا وَّنَذِيـرًا ؕوَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيـهَا نَذِيرٌ "۔(۱)

وقال تعالی فی موضع اخر: قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَ مَا تُخْفِىْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ۔(۲)

وقال النبی ﷺ: "اِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ "(۳)

اوکما قال علیہ الصلوۃ والسلام۔

علامہ اقبال نے کیا خوب کہا

میرے محترم عزیزوں اور دوستوں: نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کے واقعات روز بروبڑھتے ہی جارہیں اس متعلق مسلمانوں کو اور ملک کے غیر مسلم بھائیوں کو اور تمام انسانوں کو سنجیدگی سے چند باتیں سمجھ لینا چاہیے، نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی ہو یا کسی بھی مذہبی پیشوا کی شان میں گستاخی ہو، یہ انسانیت کے بھی خلاف اور ملکی قوانین کے خلاف ہے اور یہ اخلاق کے بھی خلاف ہے، انسانی فطرت کبھی اس طرح کی حرکتوں کو گوارا نہیں کرتی ہے جو اچھے خاندان کے ہوتے ہیں اچھی ذات اور نسل کے ہوتے ہیں وہ لوگ کبھی دوسروں کو گالیاں دینا پسند نہیں کرتے ہیں، اور جو گھٹیا ذات کے ہوتے ہیں، ویسے لوگوں کو دوسروں کی عزتیں اچھالنا اچھا لگتا

(۱) سورہ فاطر: ۲۴

(۲) سورہ آل عمران: ۱۱۸

(۳) صحیح مسلم، حدیث: 6578

ہے۔

ان کے دلوں میں اس زیادہ دشمنی ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں: ”قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ“۔(١)

جو دشمنی تمہارے متعلق ان لوگوں کے دلوں میں بیٹھی ہوئی ہے بسی ہوئی ہے وہ منہ سے کبھی کبھار ظاہر ہو جاتی ہے کہ تم سے کتنی دشمنی اور نفرت کرتے ہیں، اور جو ان کے دلوں میں دشمنی چھپی ہوئی ہے، جسے وہ ظاہر نہیں کر رہے ہیں، منہ سے ظاہر ہونے والی دشمنی سے بھی بہت بڑی ہوئی ہے، جو کچھ بول رہے ہیں وہ بے قابو ہو کر دشمنی کے جملے زبان سے ظاہر ہو رہے ہیں، جو نبی کے متعلق یا مسلمانوں کے متعلق کچھ بھی بیہودہ باتیں بکتے ہیں وہ بہت معمولی چیز ہے اس سے زیادہ دشمنی ان کے اندر چھپی ہوئی رہتی ہے۔

اس آیت کے بعد اللہ تعالی نے فرمایا کہ ایسے لوگوں سے دوستی اختیار نہ کرو، یعنی ایسے لوگوں سے اچھائی کی امید مت رکھو، جو دل میں نفرت رکھ کر اوپر سے محبت ظاہر کرنا چاہتے ہیں

اپنی زبان سے فحش گفتگو مت کرو

حدیث میں اللہ کے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں:

إِيَّاكُمْ وَ اَلْفُحْشَ فَإِنَّ اَللهَ لَا يُحِبُّ اَلْفُحْشَ وَ اَلتَّفَحُّشَ“(٢)

بے حیائی والے جملے اختیار کرنے سے بچو، اللہ تعالی بے شرمی پھیلانے کو پسند نہیں کرتے ہیں۔

جو نبی کی شان میں گھٹیا زبان، گالیوں والی زبان، درندگی اور حیوانیت والی زبان اختیار کرتے

(١) سورہ آل عمران، ١١٨

(٢)

ہیں، خود ان کے خدا اور بھگوان کو بھی پسند نہیں ہوگا، کیونکہ کسی بھی مذہب کا بھگوان جسے وہ بھگوان مانتے ہو، کبھی وہ برائی کی تعلیم نہیں دیتا، خدا اپنے ماننے والوں کو بے حیا بے شرم بننے کی تعلیم نہیں دیتا ہے۔

مذہبی پیشواؤں کو برا کہنا کیسے جائز ہوگا؟

جنگ بدر میں ستر(۷۰) بڑے بڑے سردار مارے گئے، بعض لوگوں نے ان سرداروں کی دشمنی کی ان کو کچھ برا بھلا کہنا چاہا تو اللہ کے نبی علیہ السلام نے فرمایا: جو مر گئے ہیں انہیں برا بھلا مت کہو،''لَاتَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْأَفْضَوْا إِلَى مَاقَدَّمُوا''(۱)

جو دنیا سے چلے گئے ان کو برا مت کہو، چونکہ تمہارے باتیں، ان تک تو نہیں پہنچیں گی لیکن جو ان کے رشتہ دار زندہ ہیں ان کو تکلیف پہنچے گی تمہاری ان باتوں سے ان کی اولاد، ان کی بیوی، ان کے بچوں کو تکلیف پہنچے گی، اس واسطے جنگ بدر میں جو دشمن قیدی مارے گئے ان کو بھی برا کہنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرمایا کہ ان کے بعد جو زندہ لوگ ہیں ان کو تکلیف ہوگی۔

ایک تو دشمن ہے، جنگ میں مارا گیا ہے، اور اس نے صحابہ کو ستایا ہوا ہے، اس آدمی کو برا کہنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظاہری طور پر دنیا سے منتقل ہوئے ہیں، قبر اطہر میں آرام فرمارہے ہیں، آپ کو اگر برا بھلا کہا جائے گا یہ تو گستاخی ہے، نبی کے ماننے والوں کو کتنی تکلیف ہوگی؟ جذبات کو کتنا ٹھیس پہنچے گا؟ جبکہ اللہ کے نبی دشمنوں کو بھی برا کہنے سے منع کر رہیں ہے، ان کے رشتہ داروں کو تکلیف ہوگی جو ہونا تھا لڑائی سے فیصلہ ہوگیا۔

یہ تعلیم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے تو مذہبی پیشواؤں کو سمجھنا چاہیے کہ جو نبی دشمنوں کو بھی برا کہنے سے منع کرتا ہے، اسی نبی کی شان میں بدزبانی اختیار کی جاتی ہے۔

---

(۱) سنن نسائی حدیث 1938

مذہبی یا غیر مذہبی سردار کا اکرام کرو

اسلام کا حکم ہے کہ ’’أنزلوا الناس منازلھم‘‘ لیڈر مذہبی ہو یا چاہیے غیر مذہبی اس کا اکرام کرو، یہ اسلامی کی تعلیم ہے، مذہبی لحاظ سے اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ مذہبی پیشواؤں، رہبر، پادری، پجاری، امام، نبی ہیں ان سب کا اکرام کرنا عوام پر لازم اور ضروری ہے۔

یہودیوں کے سیاہ کارنامہ

اسلام کی خوبیوں میں سے ایک بڑی بات یہ ہے، یہود اس زمانے کا سب سے بڑا دہشت گرد اسرائیل ان کی جو نسل چلتی آئی ہے، حضرت یعقوب علیہ السلام کے زمانے سے لے کر اب تک بھی یہ دنیا کی بدترین قوم ہے، آج تک بھی یہ دنیا کی بدترین قوم ہے، جنہوں نے نبیوں کو قتل کیا، نبیوں پر الزام لگائے ہیں، یعنی خود اپنے مذہبی پیشواؤں کے بارے میں برا بھلا کہا ہے، حضرت سلیمانؑ پر ان یہودیوں نے جادوگر ہونے کا الزام لگایا، حالانکہ کوئی نبی جادوگر نہیں ہوتا ہے، جادو شرک اور گناہ ہے، اور دوسرا الزام نعوذ باللہ یہ لگایا کہ جبکہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے باپ کی صحیح اولاد نہیں ہے، حضرت سلیمانؑ پر ایمان لانا ہم سب مسلمانوں کے لیے ضروری ہے، اگر ہم حضرت سلیمانؑ کی شان میں ایک جملہ بھی کہیں گے تو ہم مسلمان نہیں رہیں گے، ہر نبی کا احترام ہمارے ذمہ ضروری ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام پر ان یہودیوں نے یہ الزام لگایا کہ اپنے ہی کسی فوجی کی بیوی پر عاشق ہو گئے اور اسے پانے کی خاطر اس فوجی کو قتل کرا دیا، حالانکہ یہ جھوٹ ہے۔

حضرت یحییٰؑ کو یہودیوں نے قتل کر دیا، حضرت زکریاؑ کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی، حضرت عیسیٰؑ کو انہوں نے اپنے گمان کے اعتبار سے پھانسی پر لٹکا دیا اور قتل کر دیا، قرآن یہ کہتا ہے کہ اللہ نے

زندہ عیسیؑ کو آسمانوں پر اٹھا لیا اور یہی ہمارا عقیدہ ہے، یہودیوں نے حضرت جبرائیلؑ کو فرشتوں کے سردار کو دشمن بنا لیا، حضرت جبرائیلؑ کے بارے میں یہودی کہتے تھے کہ یہ ہمارے دشمن ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں تشریف لائے، تو یہودی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا انکار کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جادوگر کہا، دیوانہ کہا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بدعا کے طور پر ''السام علیکم'' کہا کرتے تھے، گستاخی کے طور پر ''راعینا'' کہا کرتے تھے، نبی کریم کا نام ''محمد'' ہے، جس کے معنیٰ ''جس کی پوری کائنات تعریف کرتی ہے'' وہ محمد ہے، یہودی گستاخی کے طور کہا کرتے تھے کہ ''مذمم'' جس کی پوری دنیا برائی بیان کرتی ہے، یعنی محمد کی جگہ پر نام بگاڑ کر ''مُذمم'' بولتے تھے، اس سب کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو تعلیم دیا ہے کہ یہودی مجھے برا کہتے ہیں، تم ان کے نبی کو برا مت کہو، قرآن کہتا ہے کہ نبی پر ایمان لانا جس طرح ضروری ہے، اسی طرح پچھلے تمام نبیوں پر ایمان لانا بھی ضروری ہے، ان سب نبیوں کی عزت کرنا ان سب نبیوں کا اپنے دل میں مقام رکھنا ہر مسلمان پر واجب ہے، کسی بھی نبی کے بارے میں کوئی بھی برا جملہ کہے گا تو ایمان سے خارج ہو جائے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں اسلام دوسرے مذہبی پیشواؤں کا احترام کا حکم دیتا ہے، چاہے وہ یہودی یا عیسائیت یا ہندو دھرم، ہر مذہب کے پیشواؤں کا لیڈر کا احترام کرو۔

حضرت موسیٰؑ کی فضیلت

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں دو لوگوں میں جھگڑا ہوا، اس بات پر کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام افضل نبی ہیں، دوسرے صحابی کہتے تھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل نبی ہیں، دونوں میں افضل کون ہے؟ اس میں مختصر سے بحث ہو گئی تھی، یہ واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش ہوا تو نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام کو مجھ پر فضیلت مت دو، پھر فرمایا کہ: کل قیامت کے دن حشر کے میدان میں سب لوگ بے ہوش ہوں گے، اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام کو بے ہوش نہیں کریں گے یہ ان کی فضیلت ہے، پوری آسمانی کتابوں میں لکھا ہے کہ سب سے افضل نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، لیکن موسیٰ علیہ السلام کی جزئی فضیلت کو یہودی کے سامنے بیان کیا تاکہ ان کے دل کو تکلیف نہ ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ دوسرے مذہب کے لوگوں کے پیشواؤں کا احترام کرنا سیکھو۔

کیا ''رام'' اور ''کرشن'' نبی ہیں؟

چنانچہ لوگوں نے مفتیان کرام سے سوال کیا ہے کہ رام جی کے بارے میں کیا وہ نبی تھے؟ ہمیں ان پر ایمان لانا چاہیے؟ اس کے جواب میں کہا گیا کہ! جن کا نبی ہونا قرآن میں ذکر کیا گیا ہے، ان پر ایمان لانا تو مسلمانوں پر لازم ہے، جن نبیوں کا تذکرہ صحیح احادیث میں ہے ان پر بھی ایمان لانا مسلمان کے لیے ضروری ہے، باقی جن نبیوں کا تذکرہ ہم قرآن میں نہیں پڑھتے ہیں، صحیح حدیثوں میں موجود نہیں ہے، ان نبیوں کے بارے میں اگر چہ کہ تاریخ میں لکھا ہوا ہے نہ ہم انہیں نبی مانیں گے نہ ہم بلا دلیل ان کی شان میں گستاخی کریں گے۔

دنیا کے علماء کا یہی فتوی ہے دوسرے مذہب کے پیشواؤں کے بارے میں ہمیں معلوم نہیں، جن کے بارے میں قرآن اور حدیث نبی ہونے کا تذکرہ نہیں کررہے ہیں، ہم اگر چہ کے ان پر ایمان نہیں لائیں گے لیکن برا بھلا بھی نہیں کہیں گے۔

کتنی انسانیت اور اخلاق کی تعلیم ہے کہ انہیں برا بھلا کہنا اسلامی تعلیم کے خلاف ہے، یعنی اگر کسی نے رام جی کو گالیاں دی، کرشن جی کو گالیاں دی، قانون اس پر جو کاروائی کرے، اسلام بھی یہ کہے گا کہ تم نے غلط کیا تمہیں دوسروں کے پیشواؤں کو برا بھلا نہیں کہنا چاہئے تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بادشاہوں کو ان کے لقب سے یاد کیا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں جب فارس کے بادشاہ ،روم کے بادشاہ ، اور دیگر بادشاہوں کو خط لکھا وہ کافر تھے، تو ان کو ان کا مقام دیا اور خط میں لکھا ''عظیم الروم''،''عظیم الفارس'' ''عظیم الحبش''، یعنی ان کی بادشاہ ہونے کا احترام کرتے ہوئے ان کو بڑے اکرام سے انہیں مخاطب فرمایا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبق دیا کہ بڑوں کو ان کے عزت کے ساتھ واحترام سے پیش آؤ اگرچہ کے غلط مذہب پر ہیں۔

حضرت صفیہؓ کی خصوصیت

ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالی عنہ یہودی خاندان سے تھی، اور یہودی سردار کی بیٹی تھی ان کا نکاح اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا ،تو کسی خاتون نے حضرت صفیہؓ کو طعنہ دیا ''یہودین''، یعنی یہودی خاندان کی عورت ہے توہین اور تاحقیر والے انداز میں طعنہ دیا، حضرت صفیہؓ روتی ہوئی اللہ کے نبی علیہ السلام کے پاس آئی ، اور جنہوں نے طعنہ دیا ان کو تنبیہ فرمائی ، اور حضرت صفیہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا: تم کیوں روتے ہو؟ اس کے جواب میں شان سے کہتے کہ : میرے والد حضرت موسیٰؑ ہیں ،میرے چچا حضرت ہارونؑ ہیں میرے شوہر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ،وہ یہودی سردار کی بیٹی تھی ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے نکاح کیا، حضرت صفیہؓ کو سردار کی بیٹی ہونے پر اتنا فخر نہیں ہوگا، جتنا اللہ کے نبی کی زوجہ ہونے پہ فخر ہوگا، وہ سردار کی بیٹی ہونے پر اتنا فخر نہیں ہوگا حتی کہ حضرت موسی علیہ السلام کے خاندان سے ہونے پر بھی اتنا فخر نہیں ہوگا، جتنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت جڑنے سے فخر حاصل ہوگا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے سبق دیا اور عورتوں کو بھی ان کے مذہبی پیشواؤں کا احترام سکھایا۔

بتوں کو گالیاں مت دو

نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں مکہ کے لوگ جن مورتیوں کی پوجا کرتے تھے، ان میں ایک کا نام تھا ''لات'' دوسرے کا نام ''عزہ'' تھا تیسرے کا نام ''منات'' تھا اور اس طرح کے کئی بت تھے، جسے مکہ کے لوگ پوجا کرتے تھے، تاریخ میں لکھا ہے کہ وہ کوئی خدا نہیں تھے، حتی کہ تاریخ میں یہ واقعہ بھی لکھا ہے: کعبۃ اللہ میں مکہ کے کافر برہنہ طواف کرتے تھے، ایک بار برہنہ طواف کرتے ہوئے ایک نوجوان لڑکا اور لڑکی نے کعبۃ اللہ میں ہی زنا کیا تو اللہ نے ان پر عذاب نازل کیا، دونوں کو پتھر بنا دیا، لوگوں نے ایک پتھر کو لے جا کے انہوں نے صفا پہاڑی پر پھینکا ، دوسرے پتھر کو لے جا کے مروہ پہاڑی پر پھینکا، بعد میں لوگوں نے انہی کی پوجا کرنا شروع کر دیا، لیکن مکہ کے کافر ان کی پوجا کرتے تھے، تو اللہ کے نبی علیہ السلام پر آیت نازل ہوئی

''وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ''(۱)

''اللہ کو چھوڑ کر یہ لوگ جس کی بھی پوجا کرتے ہو ان مورتیوں کو برا بھلا مت کہو''

اس سے یہ سبق دیا گیا کہ '' تم جس کو چاہے اپنا محبوب بنا لو، جس کو چاہے اپنا معبود بنا لو، لیکن دوسرے کے محبوب اور دوسرے کے معبود کو برا نہ کہو، تمہیں یہ حق حاصل نہیں ہے۔

علماء نے اس آیت کی روشنی میں لکھا ہے کہ جب اللہ تعالی مسلمانوں کو یہ حکم دیتے ہیں کہ اگر اللہ کو چھوڑ کر کسی بھی درخت یا سورج یا گائے یا سانپ کی پوجا کی جاتی ہو تو ان چیزوں کو برا مت کہو اس سے ان کو تکلیف پہنچے گی، اور پھر وہ جہالت کی وجہ سے تمہارے اللہ کو گالیاں دے دیں گے۔

---

(۱) سورۃ الانعام:۱۰۸

جب دوسرے کے معبودوں کو برا کہنا گناہ ہے اور اگر مسلمان ہیں اور مسلکوں میں الگ ہیں ،لیکن خدا اللہ ہی کو تسلیم کرتے ہیں تو کیا اجازت ہوگی کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو برا بھلا کہے؟ پھر افسوس سے کہنا پڑتا ہے بعض مقرر مختلف مسلک والوں کو سرعام برا کہتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ اغیار کی نظر میں

اگر ہمارے ملک کے ان کور چشموں کے لیے قرآن وسنت کے بیانات اور اسلام کی 1400 سالہ تاریخ سے عظمت مصطفی کا ادراک ممکن نہیں ہے تو کم ازکم یہ ان غیر مسلم مفکرین دانشور اور اونچے درجے کے فلاسفی اور خود ہندو مذہب سے تعلق رکھنے والی عظیم شخصیات کے تاثرات تو پڑھ لیتے جن میں انہوں نے عظمت مصطفی کا برملا اعتراف کیا ہے،حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہ عظیم ہستی ہے جن کی تعریف وتوصیف صرف اپنوں نے ہی نہیں کی بلکہ غیر بھی ان کی مدح میں رطب اللسان نظر آتے ہیں، آپ کی عظمت کے گن گانے والوں میں سائنسداں بھی ہیں، دانشور بھی،مذاہب کے بانی بھی ہیں عام آدمی بھی،یہود ونصاری بھی ہیں ہندو اور بدھ بھی،سیاسی مفکرین بھی ہیں اور مذہبی رہنما بھی،صحافی بھی ہیں اور ادباء اور شعرا بھی،ہر طبقے سے تعلق رکھنے والی ممتاز شخصیتوں نے آپ ﷺ کے کمال وانقلاب کا اعتراف کیا ہے،

ایسی ہی چند غیر مسلم شخصیات کے تاثرات بتا تا ہوں،تا کہ ہمارے سادہ لوح غیر مسلم بھائی اپنے مذہب کی نفرتی شخصیات کی حرکتوں کو کہیں حق باور کر کے ان پر اعتماد نہ کریں، ویسے اس قسم کی شخصیات کی ایک لمبی فہرست ہے اور اہل علم نے ایسی تمام شخصیات کے تاثرات کو جمع کر کے انہیں کتابی شکل دے دی ہے لیکن یہاں چند شخصیات پر اکتفاء کیا جاتا ہے:

۱-مائیکل ہارٹ کی نظر میں نبی کریم ﷺ

ایک عظیم یہودی مصنف ہے جس نے 100 عظیم آدمی نامی اپنی کتاب میں سو ایسی شخصیات کا انتخاب کیا ہے، جنہوں نے انسانی تاریخ میں غیر معمولی نقوش چھوڑے ہیں، اس کی یہ کتاب 28 سالہ تحقیق کا نچوڑ ہے، اس میں اس نے سب سے پہلے نمبر پر محمد عربی ﷺ کی شخصیت کا ذکر کیا ہے، وہ کہتا ہے: ممکن ہے انتہائی موثر کن شخصیات کی فہرست میں محمد ﷺ کا شمار سب سے پہلے کرنے پر چند احباب کو حیرت ہو اور کچھ معترض بھی ہوں لیکن یہ واحد تاریخی ہستی ہے جو مذہبی اور دنیاوی تقدس و پاکیزگی کا جوہر حاصل کیا"۔

۲-ٹامس کارلائل کی نظر میں

یورپ کا مشہور عالم ٹامس کارلائل حضور ﷺ کی صداقت کا ان الفاظ میں اظہار کرتا ہے: "صحرائے عرب کی یہ عظیم شخصیت جنہیں دنیا "محمد ﷺ" کے نام سے جانتی ہے پاکیزہ روح، شفاف قلب و بلند نظری اور مقدس خیالات رکھتا تھا۔ جن کو خدا ہی نے حق وصداقت کی اشاعت کے لیے پیدا کیا۔ ہستی کا بھید ان پر کھل گیا تھا۔ آپؐ کا کلام خود خدا کی آواز تھا"۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر آپ کی صداقت کا ثبوت پیش کیا۔

۳-سٹینلے لین پول کی نظر میں

حضرت محمد ﷺ اپنے آبائی شہر میں فاتحانہ داخل ہوئے۔ آپ کے جانی دشمن جو آپ کے خون کے پیاسے تھے آپ نے ان سب کو معاف کر دیا۔ یہ ایسی فتح تھی یہ ایسا پاکیزہ فاتحانہ داخلہ تھا جس کی مثال ساری تاریخ انسانی میں نہیں ملتی۔ ولہا وزن مقالہ نگار" انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا" آپ اگرچہ اُمی تھے لیکن عملی ذہانت کا وافر حصہ آپ کو حاصل تھا۔ آپ کا مذہب حقیقتاً دین ابراہیم کا احیاء تھا۔ قانون ساز، ماہرِ حرب، منتظم اور جج آپ کی شخصیت کے مختلف پہلو تھے۔ اس

خوفناک قبائلی تعصب کا خاتمہ کرنا جس کی بنا پر ایک خون ریز طویل جنگوں کا باعث بن جاتا تھا، عورتوں کو ان کے حقوق خاص کر وراثت میں حصہ دلانا اور دختر کشی کا خاتمہ کرنا آپ کی عظیم اصلاحات ہیں۔

۴: سٹینلے لین پول

محمد ﷺ کی تعلیم بہت مختصر اور سادہ تھی"۔۔۔آپ کی تعلیم نے حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دی۔اوائل مسیحت سے لے کر تا ایں دم لوگوں میں ایسی روحانی بیداری کسی وقت میں پیدا نہیں ہوئی تھی، نہ لوگوں کے اندر ایسا ایمانی جوش پیدا ہوا کہ وہ اپنے ضمیر کی خاطر ہر قسم کی جانی و مالی قربانی کر سکتے"۔۔۔"یہودیت کی آواز عرصہ سے اہلِ مدینہ کے کانوں میں آ رہی تھی لیکن یہ تاثیر پیغمبرِ عرب ہی کے الفاظ میں تھی جس نے مدینہ والوں کو یک لخت بیدار کر دیا اور زندگی کی روح ان میں پھونک دی۔"(۱)

۵۔یوہاں وولف گینگ گوئٹے

عظیم جرمن شاعر اور مفکر یوہاں وولف گینگ گوئٹے کہتا ہے: وہ شاعر نہیں ہیں، ایک پیغمبر ﷺ ہیں اور وہ ہمارے پاس قرآن لائے ہیں جو خدائی قوانین کا مجموعہ ہے، یہ ایسی کتاب نہیں جسے کسی انسان نے لطف لینے کی خاطر یا مجموعی علم کو بلند کرنے کی خاطر لکھا ہو"۔

۶۔تھامس کارلائل

برطانوی ادیب، مضمون نگار، مورخ تھامس کارلائل لکھتا ہے:"کیا آپ نے کبھی دیکھا کہ کوئی دروغ گو شخص حیران کن مذہب تخلیق کر ڈالے؟ جو اپنے لیے اینٹوں کا گھر تعمیر نہ کر سکے

---

(۱) لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم جلد دوم صفحہ 228

کیونکہ اسے چونے اور گارے کی خصوصیات کے بارے علم نہیں چنانچہ وہ کچھ بھی تعمیر نہیں کرسکتا ماسوائے تعمیراتی سامان کے ایک ڈھیر کے اور مستزاد یہ کہ وہ بارہ صدیوں تک موجود بھی رہے جس میں بیس کروڑ انسان بس رہے ہوں۔اس کے ستون گرجاتے اور یہ ایسے منہدم ہوجاتا جیسے تھا ہی نہیں۔ مجھے محکم طور پر علم ہے کہ انسان کو اپنی ذمہ داریوں کے ضمن میں فطرت کے قوانین پر نگاہ رکھنی چاہیے ورنہ وہ اس کے تقاضوں کا جواب نہیں بن سکیں گے۔اگر ایسے نہ ماننے والوں میں جھوٹ پھیلا دیا جائے، چاہے اس کو ایسے رنگ دیا جائے کہ وہ سچ لگنے لگے ۔۔۔اور دکھ کی بات یہ ہے کہ لوگوں کو ایسی باتیں بتا کر پوری اقوام اور برادریوں کو دھوکا دیا جارہا ہے۔

۷۔پیوتر چادائیو

انیسویں صدی کا روسی مفکر اور مضمون نویس، پیوتر چادائیو لکھتا ہے:"محمد ﷺ ایسے بے سود مدبرین کی نسبت لوگوں کی وہ تعظیم کے کہیں زیادہ مستحق ہیں جو اپنی کسی بھی فکر سے انسانوں کے کسی دکھ کا علاج نہیں کر پائے اور نہ ہی کسی دل کو محکم طور پر قائل کرسکے بلکہ جنہوں نے لوگوں کو تقسیم کردیا تاکہ وہ اپنی فطرت کے عناصر کے اتحاد سے تکلیف سہتے رہیں۔

۸۔رچرڈ بیل

ماہرعربیات، رچرڈ بیل لکھتا ہے: یورپ شدید اضمحلال کی دہلیز پر ہے۔ دیدہ زیب، شاندار ماتھے کے پیچھے شدید ذہنی دباؤ، دیوانگی، خودکشی، روحانی امراض، جنسی بے راہروی، منشیات اور الکحل کا استعمال، لڑائیاں، زنا بالجبر اور بڑھتے ہوئے جنسی امراض پوشیدہ ہیں۔ باہمی پیار اور ایک دوسرے پر اعتبار ہوا ہو چکے ہیں، سب کے سب موت کے ہیجان انگیز خوف میں مبتلا ہیں۔ خاندانی اقدار ختم ہو چکی ہیں، اور خاندان کے لوگوں میں روابط ٹوٹ چکے ہیں، حکومت

چلانے والے ان حالات سے نکلنے کا راستہ تلاش نہیں کر پارہے ہیں۔ دانشور حلقے خود کو اخلاقی خلاء میں بے بس پاتے ہیں، یورپ کے سامنے ایک ہی انتخاب ہے، اور وہ ہے محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

۹-ریمینڈ لیروگر یمنڈ لیروگ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح خراج عقیدت پیش کرتا ہے: ''نبی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس معاشرتی اور بین الاقوامی انقلاب کے بانی ہیں جس کا سراغ اس سے قبل تاریخ میں نہیں ملتا۔ انہوں نے ایک ایسی حکومت کی بنیاد رکھی جسے تمام کرۂ ارض پر پھیلنا تھا اور جس میں سوائے عدل اور احسان کے اور کسی قانون کو نہیں ہونا تھا، ان کی تعلیم تمام انسانوں کی مساوات، باہمی تعاون اور عالمگیر اخوت تھی''۔

میرے دوستو! جب کافر اپنی زبان سے یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں تو معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یقیناً انسانیت کے اوپر بڑا احسان فرمایا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو ایک ایسی فضیلت حاصل ہے جو کسی دوسری ہستی کو حاصل نہیں ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم محبوب خدا کی تعلیمات پر دل وجان سے عمل کریں تاکہ دنیا وآخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

۱۰-ڈاکٹر جی ویلڈ اکٹر جی ویل کی نظر میں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان الفاظ میں تعریف کی ہے: ''بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گمراہوں کے لیے ایک بہترین راہ ہدایت قائم کی، اور یقیناً آپؐ کی زندگی نہایت پاک صاف تھی، آپؐ کا لباس اور آپؐ کی غذا بہت سادہ تھی۔ آپؐ کے مزاج میں بالکل تمکنت نہ تھی یہاں تک کہ وہ اپنے متبعین کو تعظیم وتکریم کے رسمی آداب سے منع فرماتے تھے۔ آپؐ نے اپنے غلام سے کبھی وہ خدمت نہ لی جس کو آپؐ خود کر سکتے تھے، آپؐ بازار جا کر خود ضرورت کی چیزیں خریدتے، اپنے

کپڑوں میں پیوند لگاتے، خود بکریوں کا دودھ دوہتے اور ہر وقت ہر شخص سے ملنے کے لیے تیار رہتے تھے۔ آپؐ بیماروں کی عیادت کرتے تھے اور ہر شخص سے مہربانی کا برتاؤ فرماتے تھے، آپؐ کی خوش اخلاقی، فیاضی اور رحم دلی محدود نہ تھی۔ غرض آپؐ قوم کی اصلاح کی فکر میں ہر وقت مشغول رہتے تھے، آپؐ کے پاس بے شمار تحائف آتے تھے لیکن بوقت وفات آپؐ نے صرف چند معمولی چیزیں چھوڑیں اور ان کو بھی مسلمانوں کا حق قرار دی۔

۱۱۔سوامی لکشمن جی

اپنی کتاب ''عرب کا چاند'' میں آپ ﷺ کے تعلق سے ان خیالات کا اظہار کرتے ہیں: ''جہالت اور ضلالت کے مرکزِ اعظم جزیرہ نمائے عرب کے کوہِ فاران کی چوٹیوں سے ایک نور چمکا، جس نے دنیا کی حالت کو یکسر بدل دیا۔ گوشہ گوشہ کو نورِ ہدایت سے جگمگا دیا اور ذرہ ذرہ کو فروغِ تابشِ حسن سے غیرتِ خورشید بنا دیا۔ آج سے چودہ صدیاں پیشتر اسی گمراہ ملک کے شہر مکہ مکرمہ کی گلیوں سے ایک انقلاب آفریں صدا اٹھی؛ جس نے ظلم وستم کی فضاؤں میں تہلکہ مچا دیا۔ یہیں سے ہدایت کا وہ چشمہ پھوٹا جس نے اقلیمِ قلوب کی مرجھائی ہوئی کھیتیوں کو سرسبز وشاداب کر دیں۔ اسی ریگستانی چمنستان میں روحانیت کا وہ پھول کھلا جس کی روح پرور مہک نے دہریت کی دماغ سوز بُو سے گھرے ہوئے انسانوں کے مشامِ جان کو معطر ومعنبر کر دیا۔ اسی بے برگ وگیاہ صحرا کے تیرہ وتار افق سے ضلالت وجہالت کی شبِ دیجور میں صداقت وحقانیت کا وہ ماہتابِ درخشاں طلوع ہوا جس نے جہالت وباطل کی تاریکیوں کو دور کر کے ذرے ذرے کو اپنی ایمان پاش روشنی سے جگمگا کر رشکِ طور بنا دیا؛ گویا ایک دفعہ پھر خزاں کی جگہ سعادت کی بہار آ گئی۔

۱۲۔مہاتما گاندھی

اسلام دین باطل نہیں، ہندوؤں کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ میری طرح اس کی تعظیم کرنا سیکھ جائیں، میں یقین سے کہتا ہوں کہ اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا بلکہ اس کی اشاعت کا ذمہ دار رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان، ایثار، اور اوصاف حمیدہ تھے، ان اوصاف حمیدہ نے لوگوں کے دلوں میں محبت، اخلاق، بھائی چارہ کا عظیم جذبہ بیدار کر دیا، یورپی اقوام جنوبی افریقہ میں اسلام کو سرعت کے ساتھ پھیلتا دیکھ کر خوف زدہ ہیں۔

۔ایک ہندو پروفیسر راما کرشناراؤ

آنحضرت ﷺ کو اس طرح خراجِ عقیدت پیش کرتا ہے: ''آنحضرت ﷺ کے کُل تک تو پہنچنا مشکل ہے، البتہ یہ محمدؐ جرنیل ہیں، یہ محمدؐ بادشاہ ہیں، سپہ سالار ہیں، تاجر ہیں، داعی ہیں، فلاسفر ہیں، مدبر ہیں، خطیب ہیں، مصلح ہیں، یتیموں کی پناہ گاہ ہیں، عورتوں کے نجات دہندہ ہیں، جج ہیں، ولی ہیں۔ یہ تمام اعلیٰ اور عظیم الشان کردار ایک ہی شخصیت کے ہیں۔ ہر شعبہ زندگی کے لیے آپؐ کی حیثیت اسوہ کی ہے۔(۱)

موجودہ صورت حال

ہندوستان میں جو جو حالات پیش آرہے، چند سالوں سے اس کی نظیر ماضی میں نہیں ملتی۔ قرآن مجید میں جو 24 آیتیں جہاد سے متعلق ہیں، ایک نالائق وسیم رضوی نے اعتراض کر کے ایسی قرآن تیار کیا کہ جس میں یہ ۲۴ شامل نہ تھے۔

☆ ہندوستان میں طلاق ثلاثہ پر اسلام کے خلاف قانون بنایا گیا۔

☆ نفقہ مطلقہ پر اسلام کے خلاف قانون بنایا گیا۔

(۱) حضرت محمد عربی ﷺ اغیار کی نظر میں، از قلم: مولانا سید احمد ومیض ندوی صاحب نقشبندی

☆اذان نامی فلم بنا کر اس میں اذن کا مذاق اڑیا گیا، بے حیائی کی مناظر دیکھائے گئے۔

☆ایک پنڈت نے اسلام کے خلاف ایک کتاب لکھی، ہمارے اکابر اس کا علمی جواب دیا

☆ملک میں ماب لنچنگ کے ذریعہ سے سوؤں نوجوانوں کو مارا گیا۔

☆لو جہاد کے نعرے سے کئی مسلمان لڑکیوں کو دھرم پروتن کرایا گیا۔

☆ملک میں کئی مسلمان لڑکیوں کے ساتھ عصمت ریزی کی گئی، اور ان پر کوئی قانونی کاروئی نہیں۔

☆قرآن مجید کو جلایا گیا تو اس وقت مسلمانوں نے انصاف کا مطالبہ کیا تھا۔

☆چند سال پہلے 2007 میں خشونت سنگھ جیسے بے شرم بے حیا جرنلسٹ نے صحافی نے ایک کتاب لکھی جس کا اردو ترجمہ ہے ”بیوی کے ساتھ صحبت کیسی کی جاتی چاہیے“ جو کہ ایک بے حیاء پر مبنی کتاب ہے، جس میں مسلمان عورتوں کو بدنام کیا گیا۔

☆سلمان رشدی بدنامہ زمانہ، بے شرم شخص جس نے شیطانی کلمات کے نام سے کتاب لکھی اور اس میں نبی کریم ﷺ کی شان گستاخی کی، بھارت میں اس کتاب پر پابندی لگائی گئی تھی، بعد میں پھر چاپلوسوں نے اسے ملک میں مہمان بننے کا موقع دیا۔

☆یورپ میں اسلام کے خلاف اور نبی کریم ﷺ گستاخیوں سے متعلق اتنی کتابیں لکھی جا چکی ہیں کہ اگر صرف ان کتابوں کے ناموں کی فہرست بنائی جائے تو ایک بڑی جلد تیار ہو سکتی ہے۔

☆یورپ میں بعض ایسے یہودی اور عیسائی اتنی گندی فطرت کے ہیں وہ اپنے واش روم اور باتھ روم کا نقشہ کعبۃ اللہ کی شکل کا بناتے ہیں اور اپنے پیشاب کرنے کا خانہ ایک حجاب والی عورت حجاب ہٹا کر کھڑی ہوئی ہے اور یہ اس میں فارغ ہوتے ہیں۔

یہ سب مسلمان، زمین اور آسمان کا خدا دیکھ رہا ہے، یہ بھی برداشت کر رہے ہیں، مسلمان بے قابو نہیں ہو رہا ہے، مسلمان جذبات سے باہر نہیں ہو رہا ہے، یہ سب دیکھنے اور سننے اور جاننے کے باوجود بھی مسلمان خاموش ہے کیوں کہ اسے اسلام نے روک رکھا ہے، اسے اسلامی تعلیمات اور نبی کریم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روک رکھا ہے۔

کوئی مسلمان بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کریگا

مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس پر پوری دنیا کے مسلمانوں کا ایمان جڑا ہوا ہے، اللہ کے بعد انہی کا مقام و مرتبہ ہے، سورج طلوع اور غروب ہوتا انہی کے صدقے سے ہے، اس نبی پر اگر کوئی گستاخی کریگا مسلمان اسے کبھی برداشت نہیں کرے گا، مسلمان کبھی اسے گوارا نہیں کریگا، چاہے وہ شرابی ہو، جواری ہو، سود خور ہو، دوسرے حرام کام کرلے گا، وہ حرام کا مرتکب کا ہوگا لیکن وہ نبی کی شان میں گستاخی کو برداشت نہیں کرے گا، کیونکہ وہ جانتا ہے، میری شفاعت اسی نبی کے ہاتھ میں ہے، جام کوثر اسی نبی کے صدقہ ہیں، میری قبر کے عذاب سے بچنا اسی نبی کے صدقہ سے ہے، مجھے جنت ملنا اور جہنم سے بچنا اسی نبی کے صدقہ سے ہے، اگر میں اس نبی کی شان کی توہین کو گوارا کر لوں گا تو میرا جہنم میں جانا یقینی ہے۔

علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے

دشت میں، دامن کہسار میں، میدان میں ہے * بحر میں، موج کی آغوش میں، طوفان میں ہے * چین کے شہر، مراکش کے بیابان میں ہے * اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے * چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے *

رفعت شان رفعنا لک ذکرک دیکھے۔

اپنی مذہبی تعلیمات کو عام کریں

غیروں کو چاہیے کہ اگر گیتا میں ،رامائن میں ،مہابت میں ،منس مرتی میں ، کچھ اچھی تعلیمات ہیں ،تعلیمات کو عام کرو ،اپنے مذہب کی تعلیمات کو عام کرو ،مذہب کا اچھا ہونا دکھاؤ ، اگر اچھی تعلیمات مذہب میں لکھی ہوئی نہیں ہے تو پھر جہاں اسلام میں اچھی تعلیمات ہیں اس پر عمل کرو ،اگر نہیں کرسکتے تو پھر اس کے خلاف اپنی زبانیں مت کھولو۔

حاسد جس کے دل میں آگ جلستی ہوتی ہے وہ اپنے اندر خوبی پیدا نہیں کرسکتا ،تو جس کے اندر خوبی ہے اس کی ٹانگ کھینچنا چاہتا ،اور یہ اسلام کی خوبی کی علامت ہے کہ مسلمانوں میں اچھائیاں ہیں ،جو دیکھی نہیں جارہی ہیں۔

چند ملکی قوانین

یہ بات بھی معلوم ہونا چاہیے شعائر چاہے مذہبی ہو ،یا ملکی ہو اس کا احترام شرعاً اور قانوناً واجب رہتا ہے ،ہندوستان جو ترنگا ہے ،اس کو زمین پر گرانا ،پیر رکھنے کی اجازت نہیں ہے ،بلکہ ترنگا کو الٹا لٹکانے کی بھی اجازت نہیں ہے ،ملک کے جھنڈے کی عظمت اور احترام ہے ،ورنہ قانوناً آپ مجرم ہونگے۔

☆ اسی طرح ملک کی کرنسی کا نوٹ اگر اس کا کسی نے انکار کردیا یا توہین کے طور پر اسے پھاڑ دیا ،اور جلا دیا تو اس پر کیس درج کیا جاسکتا ہے ،اس نے ہندوستانی کرنسی کی توہین کی ہے اس کا بھی قانون بنا ہوا ہے۔

☆ اگر کوئی شخص نشہ آور چیزوں کو غیر قانونی طور پر خرید وفروخت کیا ،حالانکہ یہ کام تمام کالجوں اور یونیورسٹی میں کیا جاتا ہے ،بلکہ اس میں سیاسدان بھی شامل ہوتے ہیں ،لیکن اگر سمگلنگ

کرتے ہوئے پکڑا گیا تو قتل کا قانون بنا ہوا ہے۔

☆ ملک میں ووٹنگ کے نتیجہ میں جو وزیر اعظم منتخب ہوتے ہیں، اگر اس کو کوئی برا بھلا کہتا ہے، تو اخلاقی جرم کا کیس کر کے اس کو قید کر دیا جاتا ہے، بلکہ ہمارے ملک میں اگر کوئی وزیر اعظم سے حقانیت پر مبنی کچھ سوال کر لیے تو اسے غائب کر دیا جاتا ہے۔

☆ اگر کوئی ایک دھرم سے دوسرے دھرم میں دھرم پریورتن کرایا تو اسے عمر قید کی سزا کا قانون جبرا بنا دیا گیا ہے۔

☆ اگر کوئی شخص ملک میں رہتے ہوئے ملک سے بغاوت کر دے یا ملک کے خلاف کچھ بولنے لگ جائے تو اس پر بھی قانونی کاروائی کی جاتی ہے۔

☆ ملک ایک طبقہ جو گائے کو اپنی ماتا مانتا ہے، اور اس کا احترام کرتا ہے اور اس جانور کی توہین کرنے پر بھی قانون بنا ہے کہ اگر آپ اسے ذبح کریں گے یا سڑک پر اس کو مار دیں گے تو دس ہزار روپے جرمانہ اور دو سال کی سزا متعین کی گئی ہے۔

☆ بعض جگہ لوگ جو سانپ کو بھی اپنا خدا مانتے ہیں وہاں سانپ کو مارنا منع ہے۔

☆ جب گائے کی توہین پر، سانپ کے قتل پر قانون ہے تو انسانوں میں سب سے افضل انسان جو انسان کہلانے کے حقدار ہیں، وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، ہم مسلمان تو ان کی نقل کرتے ہیں، ان جیسے اخلاق و کردار کا اب تک اس دنیا میں کوئی نہیں آیا، جس کا اعتراف غیروں کے کتابوں میں نقل کیا گیا ہے، تو پھر ان کی توہین کیسے برداشت کی جائیگی؟ پھر اس پر قانون کیوں نہیں بنے گا۔

چند یورپی قوانین

☆ یورپ وامریکہ میں حضرت عیسی علیہ السلام کی شان میں اگر توہین کی جائے تو اس پر سخت قانونی کاروائی کی جاتی ہے۔

لیکن ان تمام قوانین کے باوجود نبی کریم ﷺ کی شان میں توہین کرے، یورپ کوئی قانونی کاروائی نہیں لیتا، یہودی اسرائیل اس مذہب میں ہولو کاسٹ جس میں ہٹلر نے چیمبر میں ڈال کر 60 لاکھ یہودیوں کو قتل کر دیا تھا، یورپ میں اس دن کا اگر تذکرہ کیا یا اس کا انکار کیا جائے، تو بھی کیس ہوسکتا ہے۔

☆ ۹/۱۱۔ میں امریکہ کی بلڈنگوں کو اڑایا گیا اس کے بارے میں تحقیق اور ریسرچ کرنے کا مطالبہ بھی کیا جائے تو اس پر قانونی کیس یورپ کرتا ہے۔

ان قوانین سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اگر کوئی ملکی قوانین کے خلاف کوئی کام یا بات کرتا ہے تو اس پر قانون بنائیں گئے، لیکن جس کو دنیا کی پچیس فیصد آبادی تسلیم کرتی ہے، اپنا نبی کہتی ہے، جن سے عقیدت وجذبات جڑے ہوئیں ہے، اس کی شان میں گستاخی پر کوئی جرم نہیں سمجھا جاتا ہے، یا کوئی سخت قانون نہیں بنایا جاتا ہے یا اس کو قتل نہیں کیا جائیگا، تو پھر اس کو انصاف نہیں کہا جائیگا، بلکہ ایسے آدمی کو قتل سے بڑھ کر کوئی اور سزا ہوتی تو اس کو دینا چاہیے۔

گستاخ رسول ﷺ کی سزا قتل ہونی چاہیے؟

نبی کریم علیہ السلام سے مسلمان کے جذبات، عقیدت، محبت جڑی ہے، اگر کوئی خبیث شخص نبی کی شان میں برا بھلا کہے اس کو قتل کرنا کوئی بڑی سزا نہیں ہے، قتل کرنا معمولی سزا ہے، اس لئے کہ عام آدمی کو کسی نے قتل کر دیا، جرم ثابت ہوگیا گویا کہ ایک آدمی کے بدلہ ایک آدمی کو قتل

کیا گیا لیکن یہاں دنیا کی پچیس فیصد آبادی اس ذات مقدس سے جڑی ہوئی ہے، اگر کوئی شخص اس پیشواء کی شان میں گستاخی کرتا ہے، تو ایک بار قتل نہیں کیا جائیگا، بلکہ کڑوڑں بار زندہ کیا جائیگا پھر قتل کیا جائیگا، پھر بھی اس کی سزا کم ہے، اس واسطے کہ نبی کی شان میں گستاخی یہ بہت ہی بڑا جرم ہے اس سے بڑی سزا اسلام میں کوئی اور جرم نہیں ہے۔

تمام مسلک میں یہ فتویٰ ہے کہ گستاخ رسول کی سزا قتل ہے اگر وہ توبہ نہیں کرتا ہے، ہاں اگر سچی توبہ کرلے تو قبول ہے، اسلامی ممالک میں گستاخ رسول کی سزا قتل ہے، ہندوستان میں قانون کے ذریعہ سے مطالبہ کیا جاتا ہے ایسے گستاخوں کو سزا دی جائے۔

انسانیت کے احترام میں قانون

ہمارے ملک میں یہ بھی قانون ہے کہ اگر کوئی کسی کی عزت اچھالتا ہے، یا اس کا مذاق اڑاتا ہے، اس کا کارٹون بنا کر مذاق کا ذریعہ بناتا ہے، اگر اس نے کیس کیا تو قانونی کاروائی کرکے جیل بھیجا جائے گا، ہتک عزت کے قانون کے تحت اس کے لئے سزا رکھی گئی ہے۔

چنانچہ ملک میں جو نچلا طبقہ (او، بی، سی، یس، ایچ، ٹی، جسے کہتے ہیں) دلت طبقہ اس کے بارے میں ملک میں قانون بنا ہے کہ اگر مسلمان لڑکا ہو دلت لڑکی ہو، یا دلت لڑکا ہو یا مسلمان لڑکی ہو، آپس میں کوئی جھگڑا ہو جائے تو قانون دلت طبقے کا سپورٹ کرتا ہے اس کی جذبات اور اس کی عزت کا احترام کرتا ہے، جب دلت طبقہ کی لاج رکھکر آپ کا قانون بنایا گیا ہے، تو پھر کسی مہذب واعلی مذہبی پیشوا کے بارے میں سخت قانون کیوں نہیں بنایا جاتا ہے؟

فرانس کے صدر کا عمل

فرانس میں ایک بدبخت نے نبی کا کارٹون بنایا تھا، اس وقت بہت ہنگامہ اور ہر جگہ

احتجاج کیا، چند دن بعد اسکول میں ایک ٹیچر نے نبی کا کارٹون بنا کر بچوں کے سامنے دکھایا یعنی پھر مذاق اڑایا گیا تو ایک مسلم نوجوان نے ٹیچر کو قتل کر دیا، جب اس گستاخ کا قتل ہوا تو فرانس کو بند کر دیا گیا، اعتراض کیا گیا کہ ایک انسان کو کیسے قتل کر سکتے ہو؟ حتی کہ فرانس کا صدر بھی اس جنازہ میں شریک ہوا اور اس عمل کو بدبختانہ قرار دیا تو بعض لوگوں نے فرانس کے صدر کو پاگل وغیرہ کہا تو صدر کہنے لگا کہ مجھے بیوقوف و پاگل کیسا کہا جاتا ہے،؟ میں تو ملک صدر و وزیر اعظم ہوں، تو اس کے جواب میں کہا گیا کہ: دنیا کے پچیس فیصد مسلمان جس شخصیت کو اپنا نبی مانتے ہیں، ان کی توہین کرتا ہے تو کوئی پاگل پن والی حرکت نہیں، اور پانچ سال کے صدر کو پاگل کہہ دیں تو توہین صدر ہیں جبکہ یہاں تو توہین رسالت ہے تو غصہ کیوں نہیں آئیگا؟ پوری دنیا کے لئے جسے نبی بنا کر بھیجا گیا، ان کی کتنی عزت اور اہمیت ہوگئی ہے۔

ہر انسان کو اپنے رشتوں سے جذباتی تعلق ہوتا ہے، بیٹے کو ماں سے، بیٹے کو باپ سے، شوہر کو بیوی سے، باپ کو بیٹی سے، شاگرد کو استاد سے، مرید کو اپنے شیخ سے، چھوٹے کو اپنے بڑے سے، ایک محبت اور عقیدت کا تعلق ہوتا ہے، اس سے زیادہ محبت وعقیدت نبی کریم ﷺ سے ہمارا تعلق ہے، بلکہ ماں واولاد، خاندان، اپنی جان اور مال سے بھی بڑھ کر ہے، ہم سب نبی کریم ﷺ کے لئے قربان ہونے کے لئے تیار ہیں، جب ان رشتوں کی توہین برداشت نہیں تو ان رشتوں سے بڑھ کر نبی کا رشتہ ہے، اس کی توھین کیسے برداشت ہوگی؟

ہر مذہبی پیشواؤں کا احترام لازمی ہے

ملک میں جو بھی مذہبی پیشوا ہے، ہم صرف نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کو جس طرح جرم سمجھتے ہیں وہی اسلام یہ بھی کہتا ہے کہ وہ ہندو دھرم کے ہوں، چاہے عیسائیوں پیشوا ہیں یا جینیوں کے مذہب کے پیشوا ہو، بلکہ کسی بھی مذہب کے پیشوا ہوان کا احترام کرنا چاہیے کسی کو برا

بھلا کہنے کی نہ اسلام اجازت دیتا نہ اس کی تائید کرتا ہے،لیکن حکومتیں منافقانہ چال چل کر اس میں تفریق کرتیں ہیں، ہمارے نبی کی شان میں گستاخی ہو جائے تو کوئی منہ نہیں کھولتا ہے، گیتا پر کوئی بیان دینے لگے تو اس وقت پورے بھارت کو بند کر دیا جاتا ہے، بلکہ چند سال پہلے p.k ایک فلم منظر عام پر آئی تھی جس میں بتوں کا مذاق یا اس کی حقانیت بیان کی گئی تھی، جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ اس کو تمام غیر مسلم بھائیوں کو دیکھنا چاہیے، ہم مسلمانوں سے نہیں کہتے ہیں کہ کیوں ہمارے مسلمان بھائی کو پہلے ہی دیکھ لیتے ہیں، تو اس فلم میں ہیروں عامر خان مسلمان ہے بقیہ جتنے لوگوں نے اس میں کام کیا،فلم بنانے والے سے لیکر بقیہ جتنے لوگ ہیں وہ تمام کے تمام غیر مسلم تھے، صرف اس میں سرفراز کے نام کا جو شخص ہے وہ بھی غیر مسلم تھا، اس فلم کی ریلز کے وقت احتجاج کیا گیا اور اس کو ریلز ہونے سے روکا گیا تھا، حالانکہ مسلمانوں پر ہر روز کوئی نہ کوئی فلم بنائی جاتی ہے جس میں مسلمانوں کا شریعت کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔

امن خراب ہونے کی وجوہات

جس ملک میں امن وسکون خراب ہو جاتا ہے، مسلمان احتجاج و ریالیاں نکالتے ہیں، بھارت بند کے نعرے لگاتے ہیں اور اس میں کچھ ناگوار واقعات پیش آجائیں تو میڈیا کے ذریعہ ہنگامہ کیا جاتا ہے، اور مسلمانوں کو مجرم اور دہشت گرد بنا کر پیش کیا جاتا ہے، حالانکہ مسلمانوں کو احتجاج اور ریالیاں نکالنے کا سبب وہ مجرم ہے جس نے نبی کی شان میں گستاخی اور ایسے بیانات کیا جس کے وجہ سے مسلمان احتجاج کرنے پر مجبور ہو گئے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے بیانات کرنے والے پر سخت قانون بنایا جائے۔

جمہوری ملک میں آزادی رائے کا مطلب؟

جمہوری ملک ہے سب کو آزادی رائے کا حق حاصل ہے، اور اس کی اجازت ہے، لیکن آوارہ خیالی کی اجازت نہیں ہے، کہ جو دل وزبان پر آئے اُسے لوگوں کے سامنے بیان کر دیا، اس کی مثال آدمی کو ہوا میں لاٹھی چلانے کی اجازت ہے، جتنا چاہیں ہوا میں لاٹھی چلاتے رہیں، لیکن اگر لاٹھی چلاتے وقت قریب میں کسی کو لاٹھی سے تکلیف پہونچ سکتی ہے، تو قانون یہ کہے گا کہ یہاں لاٹھی چلانے کی اجازت نہیں ہے، ایسے ہی جو چاہے بولنے کی اجازت ہے لیکن بولنے سے کسی کے دل کو تکلیف پہنچ سکتی ہے، تو اب یہ جملے بولنے کی تمہیں اجازت نہیں ہوگی، دوسری مثال پندرہ سال کے بعد بچے کو گاڑی چلانے کی اجازت ہے، لیکن چلانے کی اجازت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سگنل توڑیں یا سیدھے جانب سے جانے کے راستہ سے آپ الٹا جائیں، یہ قوانین لاٹھی چلانے اور گاڑی چلانے کے لئے ہیں تو پھر زبان پر قانون کیوں نہیں ہے، جب یہ گاڑی چلانے میں قانون ہے تو زبان چلانے میں قانون نہیں ہو؟ کیسے زبان چلا رہے ہو؟ گاڑی چلانے سے ایکسیڈنٹ ہوسکتا ہے، تو زبان غلط چلانے سے جذبات مجروح ہوسکتے ہیں، گاڑی چلانے پر جیسے قانون ہے زبان چلانے پر بھی ویسے قانون کی رعایت ہونی چاہیے۔

حقوق انسانی کی تنظیمیں

حقوق کے نام پر جو ملک میں تنظیمیں بنی ہیں، ان تنظیموں نے جمہوری ملک اور آزادی کے نام پر ہر طرح کی آزادی دے رہی ہیں، جیسے مرد مرد سے نکاح کرنا چاہے تو اجازت ہے، عورت عورت سے کرنا چاہے اجازت ہے مرضی ہے بھائی کسی بہن سے نکاح کرنا چاہیے اجازت ہے، کیوں آزادی کے نام پر اجازت دی گئی ہے، لیکن مسلمانوں کے مذہب کے علاوہ کسی کتاب

کو جلایا جاتا ہے، یا ان کے پیشواؤں کو برا بھلا کہتا ہے تو پھر اس پر آواز اٹھائی جاتی ہے، ویسے ہی مسلمانوں میں بھی وہ طاقت نہیں ہے کہ اپنے مذہبی پیشوا کے بارے میں برا کہا جاتا اور ہم خاموش رہیں ایسا نہیں ہوسکتا ہے، اور یہ بات ذہن میں رہیں کہ اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ وہ دوسروں کے مذہبی پیشواؤں کو برا نہ کہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے بھی نبی ہیں

سب سے اہم بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہی نبی نہیں ہے، وہ ہمارے بھی نبی ہیں تمہارے بھی نبی ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف ہمارے نبی نہیں ہیں، وہ تمہارے بھی نبی ہیں، غیروں نے سمجھا کہ وہ صرف ہمارے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری امت کے مسلمان اور انسانوں کے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں،، تم نے اپنے نبی کی شان میں گستاخی کی ہے، اور اگر ہماری غلطیوں کی وجہ سے تم نے گستاخی کی ہے تم ہمیں دیکھ کر برا بھلا مت کہو۔

مسلمانوں کی ذمہ داریاں

مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ غیروں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعارف کرائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت ہر زبان میں عام کیا جائے اور جب کبھی کوئی بدبخت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا ہے تو قانون کے دائرہ میں رہ کر کیس درج کرائیں، اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہو کر معافی مانگیں کہ اے اللہ ہماری بدعملی کی وجہ سے تیرے نبی کی شان میں گستاخی ہو رہی ہے، ہماری غفلت کی وجہ سے تیرے نبی کی شان میں توہین ہو رہی ہے، اور نبی پر درود کا اہتمام کیا جائے، اور سرکاری عہدوں پر جانے کی کوشش کریں۔

(۱) سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی پاکیزہ تعلیمات سے اقوام عالم کو واقف کرانا مسلمانوں کی

بنیادی ذمہ داری ہے، دشمنان اسلام نبی پاک ﷺ کے خلاف گستاخی کر کے جو غلط پروپیگنڈا کر رہے ہیں، اس سے ان کا مقصد عام انسانوں کو آپ ﷺ سے متنفر کرنا ہوتا ہے، اس کے جواب میں مسلمان پوری قوت کے ساتھ نبی پاک ﷺ کی حقیقی تعلیمات کو تمام تر میڈیائی ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے عام کرنے کی کوشش کریں، مختلف زبانوں میں سیرت رسول پر کتب کی اشاعت کا اہتمام کیا جائے، پمفلیٹوں کتابچوں اور مختصر ہینڈ بلوں کو چوراہوں بازاروں ریلوے اسٹیشنوں ہوائی اڈوں اور دیگر عوامی مقامات پر تقسیم کرنے کا اہتمام کریں، اس سے اسلام اور پیغمبر اسلام سے متعلق پائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوگا، دشمنان اسلام کی جانب سے سیرت رسول پر جو اعتراضات کیے جاتے ہیں ان کا بھرپور رد کیا جانا بھی ضروری ہے، رسول اللہ ﷺ کا دفاع ہماری اولین ذمہ داری ہے، ہم حتی المقدور حکمت عملی کے ساتھ سیرت کا دفاع کریں، غیر مسلموں کے تک سیرت رسول کو پہنچانے کا اہتمام کریں، سوشل میڈیا پر پھیلائی جانے والے پروپیگنڈے کا رد کریں، آپ ﷺ کی انسانیت نواز تعلیمات، رواداری و مساوات سے متعلق ہدایات کو خوب اجاگر کریں۔

(۲) شان رسالت میں گستاخی کا بنیادی مقصد مسلمانوں کو اسلام اور پیغمبر اسلام سے دور کرنا اور دین اسلام سے مسلمانوں کا رشتہ کاٹنا ہے، ایسے میں ان حرکتوں کا صحیح جواب یہ ہے کہ مسلمان پوری مضبوطی سے اسلام کو تھام لیں اور پوری قوت کے ساتھ اسلام پر جم جائیں، اور نبی پاک ﷺ سے ان کی محبت وعقیدت دو چند ہو جائے، ہم اسلام کی خوب تبلیغ کریں، اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگائیں، اللہ کا وعدہ ہے کہ اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا، صحابہ کرام نے جب اسلام کو غالب کیا تو اللہ تعالی نے انہیں پوری دنیا میں غالب کر دیا،

دین کی بقا میں ہماری بقا ہے، اللہ تعالی کا واضح ارشاد ہے: ول ینصرن اللہ من ینصر ه(۱)

(۳) احتجاج کے دوران کوئی ایسا جذباتی اقدام نہ کیا جائے جس سے خود مسلمانوں کو نقصان اٹھانا پڑے اور دشمنوں کو مسلمانوں کو بدنام کرنے کا موقع ملے، ہمارے جذباتی اقدامات ہی کے سبب انہیں مسلمانوں پر تشدد کا موقع ملتا ہے، بارہا ایسے واقعات پیش آچکے ہیں جب مسلمانوں کی جذباتیت کا فائدہ اٹھا کر ان پر گولیاں چلائی گئیں، لاٹھی چارج کیا گیا، مسلم نوجوانوں کو زدوکوب کیا گیا، اس لیے قانون کو ہاتھ میں لینے کے بجائے ہوش سے کام لینے کی ضرورت ہے۔

(۴) ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی اصلاح پر خوب توجہ دیں، ہماری دینی کمزوری دشمنوں کو موقع فراہم کرتی ہے، ہم اپنے رب سے رشتہ جوڑ لیں، عقائد و اعمال کی اصلاح کر لیں، اخلاق، دیانت داری اور معاملات کی درستگی پر توجہ دیں، ہماری عملی زندگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا نمونہ پیش کرے جس سے لوگ نہ صرف اسلام سے قریب ہوں گے بلکہ پیغمبر اسلام کو اپنا مسیحا تصور کریں گے، جب تک ہم خود کو نہ بدلیں گے اللہ تعالی ہمارے احوال کو نہیں بدلتے۔

(۵) موجودہ حالات میں انسانی بنیادوں پر خدمت خلق ایک اہم ترین فریضہ ہے، مظلوم طبقات کا ساتھ دینا، حاجت بندوں کی حاجت روائی کرنا نیز غیر مسلم بھائیوں کے دکھ درد میں شریک ہونا، ان کے بیماروں کی عیادت کرنا، آفات سماویہ کے موقع پر ان کی بھرپور مدد کرنا، اسی طرح اپنی تقریبات اور شادی بیاہ کی دعوتوں میں انہیں مدعو کرنا، موجودہ حالات کا اہم ترین تقاضہ ہے، ہم خدمت خلق کے ذریعے مخالفین کے منصوبوں کو ناکام بنا سکتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکی زندگی میں خصوصیت کے ساتھ اسی فارمولے پر عمل فرمایا ہے۔

(۶) رسولوں کا مذاق اڑانا کفر کی طاقتوں کا پرانا شیوہ ہے، ارشاد ربانی ہے: اور بہت سے پیغمبر جو

---

(۱) سورہ انبیاء

آپ سے پہلے ہوئے ہیں ان کی تکذیب کی گئی سو انہوں نے اس پر صبر کیا ان کی تکذیب کی گئی، انہیں اذیت دی گئی یہاں تک کہ ہماری مدد ان تک پہنچی (الانعام ۳٤) اس لیے ہم بھی صبر اور تحمل سے کام لیں اور حکمت کے ساتھ آپ ﷺ کا دفاع کریں۔

(۷) اب وقت آچکا ہے کہ مسلمان اپنے سارے مسلکی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر باہم متحد ہو جائیں، ہمارے انتشار سے دشمنوں کو اپنے مقاصد میں کامیابی ملتی ہے، ہمارا انتشار ہی ہے جس نے ہمیں کمزور کر رکھا ہے، ہم اپنی بقا اور تشخص کی حفاظت کی خاطر ایک ہو جائیں۔

(۸) موجودہ حالات میں سیاسی استحکام بھی نہایت ضروری ہے، دشمن طاقتیں اقتدار ہی کے سہارے ظلم ڈھاتی ہیں، ہم سب متحد ہو کر ایک مضبوط سیاسی قوت بننے کی کوشش کریں، سوچنے کا مقام ہے کہ سیکڑوں خداؤں کے ماننے والے آج متحد ہو کر فرقہ پرستوں کو اقتدار سونپ رہے ہیں، جبکہ ہم ایک خدا کے ماننے والے انتشار کی وجہ سے سیاسی قوت بننے سے محروم ہیں، ہم ملک کے دیگر مظلوم طبقات کو ساتھ لے کر سیاسی استحکام حاصل کر سکتے ہیں۔(۱)

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ان گستاخوں ہلاک و برباد کریں اور ہم تمام کو مذہبی پیشواؤں کا احترام کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں۔آمین

آخر دعوان عن الحمد اللہ رب العالمین۔

(۱) ازقلم مولانا سید احمد ومیض ندوی نقشبندی صاحب استاد حدیث دار العلوم حیدر آباد

ان حالات میں اور ہمیں یہ بھی دیکھ لینا چاہیے اپ جانتے ہیں

مسلمانوں سے ایسے موقع پر قانون ہاتھ میں نہ لیں لیکن قانونی کاروائی کرنا ضروری ہے اللہ کے نبی پر مکی زندگی میں بھی حالات ائے مدنی زندگی میں بھی گستاخیاں ہوئی لیکن قانون ہاتھ میں نہیں لیا گیا ایسی حرکت نہیں کی گئی جس سے اسلام ب**** ہو جائے پھر مسلمان ب**** ہو جائے دشمن اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے کیا مقصد ہے دشمن کا یہ اہم بات سمجھیں دشمن یہ چاہتا ہے کہ ہر ائے دن ایسی ایشوز اچھال کر مسلمان کو اس کا اصلی مقصد سے ہٹا دے ہر ائے دن کچھ نہ کچھ اچھال کر مسلمان کے ذہن کو ڈسٹرب کیا جائے کیوں کرنا چاہتا ہے اللہ کا کرم ہے اب مسلمان جاگ رہا ہے اب مسلمانوں کے نوجوان ایجوکیشن میں اگے بڑھ رہے ہیں مسلمان بزنس میں اگے بڑھ رہا ہے مسلمان ہر فیلڈ اگے انے کی کوشش کر رہا ہے اب یہ چیز دیکھی نہیں جا رہی

ہے یہ وقت ہے نوجوانوں کا پیچھے مت ہٹو اگے بڑھو پولیس میں اوَ جرنلسٹ میں اوَ ائی ایس بنو ائی پی ایس بنو یہ سی ایس پی ڈی ایس پی جو بن سکتے ہو بنو یہ وقت ہے تمہیں اپنا لوہا منوانے کا تمہاری ترقی دے گی نہیں جا رہی ہے تمہارے عہدے اور فوج دیکھے نہیں جا رہے ہیں گالیاں دینے ریالیاں نکالنے سے بھی زیادہ اب تمہیں اپنے عہدو سنبھالنے کی ضرورت ہے اب تمہیں اپنی حکومتیں سنبھالنے کی ضرورت ہے اس واسطے مسلمان اگے بڑھتا رہے ہرگز پیچھے نہ ہٹیں سست خور نہ بنے چبوترے اباد نہ کریں کدوں پہ نہ بیٹھے خون پسینہ بہا کر اپنے گھر کو سنبھالیں ملک کو سنبھالیں مذہب کو سنبھالیں یہاں کے جمہوری قانون کو سنبھالیں وقت ہے مسلمانوں کے اگے بڑھنے کا یہ اگے بڑھنا مسلمان نوجوانوں کا دیکھا نہیں جا رہا ہے اس واسطے ڈسٹرب کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں اور ایک بات یہ بھی ہمیں سمجھنا چاہیے بہت سے لوگ گستاخی کے ویڈیوز بننے کے بعد اس گروپ میں اس گروپ میں عورت گروپ میں بیرل کرنا شروع کر دیتے ہیں گستاخی کرنے والے نے ایک گاؤں میں رہ کر گستاخی کیا مسلمان اپنے اپنے گروپ سے وائرل کرتے رہتے ہیں اتنا احساس تک بھی نہیں ہوتا یہ کس کے بارے میں بول رہا ہے میری ماں میری بیٹی اور میری بیوی کے بارے میں سے جملے کوئی بولتا تو وہ ویڈیو میں گروپ میں وائرل کرتا ہوں عام کرنے کی کوشش کرتا لوگ اسے دین سمجھ کر وائرل کرتے ہیں یہ ذمہ داری نہیں ہے یہ دینداری نہیں ہے یہ بے حیائی ہے وہ جملے سنے نہیں جا سکتا کوئی وائرل کیسے کرتے ہو اور یہ بولتے ہو کہ سنو کیا کہہ رہا ہے نبی کے بارے میں بولی گئی وہ باتیں وہ سنانا چاہتے ہو اسلام یہ کہتا ہے اگر کوئی لڑکا لڑکی سے زنا کر لیا گھوڑے مارنے کے بعد اس لڑکے کو شہر سے باہر نکال دو لڑکی کو شہر سے باہر نکالو اسلام کہتا ہے لڑکی کے بارے میں اختیار ہے لیکن کیوں کہتا ہے اگر زانی شہر میں گھومتا رہے گا لوگوں کے دلوں دلوادماغوں میں وہ زنا اور سخت چلتا رہے گا اگر کسی نے کسی

جانور کے ساتھ سیکس کر لیا اسلام کہتا ہے اسے کوڑے مارنا یا نہیں مارنا لیکن اس جانور کے ساتھ جو شخص ہوا اسے کاٹ کر اس کا گوشت جلا دو اس جانور کو مارکیٹ میں گھومنا مت دو کیونکہ وہ جانور گھومتا رہے گا تو دماغوں میں اس سے چلتا رہے گا برائی پھیلنے سے اسلام نے منع کیا ہے اب ہم ایسے ویڈیو سامنے تو وائرل کرتے وائرل کرتے جاتے ہیں افسوس اس موقع پر علماء سے عوام سے یہ ذمہ داریاں کیوں لینے پاتی ہیں ایک طرف تو حالات ایسے ہیں کہ نبی کی شان میں ہونے والی گستاخیاں دیکھ کر ہماری روح کام جاتی ہے ہمیں روزے رکھنا چاہیے نبی پر درود پڑھنا چاہیے سیرت کے لٹریچر گرین کر کے غیر مسلم بھائیوں میں عام کرنا چاہیے جلسے قائم کر کے غیر مسلمہ کنورٹ کرنا چاہیے ہمارے نبی کی شان عظمت مقام ہمارے برادران وطن کو بتانا چاہیے اور سیرت خواہش کے نام سے غیر مسلموں غیر مسلم لڑکوں لڑکیوں کو لا کر نبی کے بارے میں انہیں مالش دینا چاہیے یہ ذمہ داریاں کرنا تھا مگر افسوس یہ کرنے کے بجائے ہمیں خون کے انسو رونے کے دن اگئے مظفر نگر میں 44 لڑکیاں بے حیائی کے اڈے پر پکڑی جاتی ہیں سب کی سب اکثر مسلمان لڑکیاں برقے میں اور غیر مسلم لڑکوں کے ساتھ کسی اڈے پر کسی تھانوں پر زنا اور سچ میں مبتلا پائی جاتی ہیں ایک طرف تو غزا کی مائیں غصہ کی بہنیں رات میں سوتی بھی ہیں تو نقاب پہن کر سوتی ہیں اگر ہمیں بمباری بھی ہو جائے موت بھی اجائے تو ہمارے چہرے کا پردہ نہ ہٹے بے گھر ہو جائیں گے لیکن دو پردہ نہیں ہوں گے کہ خاندان ہو جائیں گے لیکن بے شرم اور بے حیا نہیں ہوں گے یہ طرف وہ عزت والی مائیں اپنی موت بھی پردے اور حیا کی جاتی ہے اور ایک طرف امت کی یہ بیٹیاں جہاں 44 کی 44 مسلمان بیٹیاں کسی دھابے پر کسی اڈے پر زنا اور حیا میں بے شرمی میں پکڑی جاتی ہے کیا منہ دکھائیں گے اماں عائشہ کو کیا منہ دکھائیں گے حضرت خدیجہ و فاطمہ کو اور اس صحابیات کی تو دور کے بعد غزہ کی بہنوں کو بھی ہم کو دکھانے کے قابل نہیں ہیں وہ

بیت المقدس کی حفاظت کی خاطر شان قربان کرتے ہوئے گزشتہ سال سات اکتوبر سے اس سال سات اکتوبر تک ایک سال جناب بے حیائی کے ساتھ کس عالم میں چہرہ مسلمان کس غفلت میں جی را مسلمان جاگو اللہ کے نبی پہ کثرت سے درود اللہ کے نبی کی تعلیمات کو عام کرنا سچے امتی بننے کی کوشش کرنا ہمیں دیکھ کرلوگوں میں نبی کی عظمت پیدا ہو یہ کوششیں ہمارے اندر زندہ ہو اللہ سے دعا ہے کہ اللہ عمل کی توفیق نصیب فرمائے امین الحمدللہ